قسط نمبر ۴:

توہین رسالت کا شرعی حکم

مولانا ساجد خان اتکوی

فاضل دارالعلوم کراچی

گستاخ رسول فقہاء کرام کی نظر میں:

باب اول میں قرآن کریم کی آیات مقدسہ اور حضرات مفسرین کرام کے اقوال باب دوم میں سرکار دو جہاں ﷺ کے فرامین اور حضرات محدثین عظام کے اقوام اور باب سوم میں اجماع امت سے ہم یہ ثابت کر کے چلے آرہے ہیں کہ گستاخ رسول دائرہ دین سے خارج اور مستحق قتل ہے، اب اس باب میں حضرات فقہاء کرام کے اقوال کو پیش کیا جائے گا جس سے یہ ثابت ہو گا کہ توہین رسالت ایسا سنگین جرم ہے کہ جو کسی بھی صورت میں قابل معافی نہیں اور اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

۱) فتح القدیر کا حوالہ:

”کل من ابغض رسول الله صلی الله تعا لی علیه وسلم بقلبه کا ن مرتدا ، فا لسا ب بطریق اولی ، ثم یقتل حداعند نا ، فلا تعمل تو بته فی اسقا ط القتل ،قا لو هذا مذهب اهل الکو فة و مالک، ونقل عن ابی بکر الصد یق رضی الله تعا لی عنه ، ولا فرق بین ان یجی

ء تا نبا من نفسه او شهد عليه بذلک بخلا ف غيره من المكفرات ، جا ن الا نكا رفيها تو بة ، فلا تعمل الشها دة معه ، حعى قا لو ا يقتل وان سب سكر ان و لا يعفى عنه ، ولا بد فى تقييد ه بما اذا كا ن سكره بسبب محظور با شره مختنا را بلا اكراه و ا لا فهو كالمجنون ، و قا ل الخطا بى ولا اعلم احد ا خا لف فى وجو ب قتله۔[1]

ہر وہ شخص جو دل سے آپ ﷺ کی ساتھ بغض رکھے وہ مرتد ہے، تو گستاخی کرنے والا بطریق اولیٰ مرتد اور خارج از اسلام ہو گا، پھر ہمارے احناف کے ہاں اس گستاخ کو حداً قتل کیا جائے گا، لہذا توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، فقہاء نے لکھا ہے کہ یہی اہل کوفہ اور حضرت امام مالکؒ کا مذہب ہے، اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بھی یہی مذہب منقول ہے، باقی وہ خود توبہ کر کے آئے یا اس کے خلاف گواہی دی جائے دونوں صورتیں برابر ہیں بخلاف دیگر مکفرات کے کہ ان میں جرم سے انکار توبہ کی صورت بن جاتی ہے، اور اس کے ہوتے ہوئے گواہی پر عمل نہیں کیا جاتا، بلکہ فقہاء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کوئی نشہ کی حالت میں بھی گستاخی کا ارتکاب کرے گا تو اسے بھی قتل کیا جائے گا اور کوئی معافی نہیں ملے گی، البتہ نشہ کی حالت میں یہ قید لگانا ضروری ہے کہ اس کو جو نشہ چڑھا ہے ہو ایسی چیز سے آیا ہو جو شرعاً ممنوع ہو اور اس نے بغیر کسی کے مجبور کرنے کے خود اپنی مرضی سے اسے اپنایا ہو، کیونکہ اگر یہ قیود نہ پائی جائیں تو پھر وہ مجنون کے حکم میں ہو گا، علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فقیہ ایسا

1: فتح القدیر، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج:۱۳، ص:۲۹

معلوم نہیں کہ جس نے گستاخ رسول کے لئے قتل کے واجب ہونے میں اختلا
ف کیا ہو۔

علامہ ابن ہمامؒ کا فقہی مقام اور محدثانہ حیثیت کسی سے مخفی نہیں اور ان کی " فتح القدیر "کو اللہ تعالیٰ کے ہاں جو قبولیت نصیب ہوئی ہے اس سے بھی اہل علم بخوبی واقف ہیں، چنانچہ آج " فتح القدیر " صرف ایک شرح ہی نہیں بلکہ فقہ حنفی کا ایک مستقل انسائیکلو پیڈیا ہے، " فتح القدیر "کی اس مذکورہ عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱... جو شخص نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں کسی بھی قسم کی معمولی سی بھی گستاخی کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲... حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا بھی یہی مذہب ہے۔

۳... عندالاحناف توہین رسالت کے مرتکب کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

۴... اہل کوفہ اور حضرت امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

۵... گستاخ رسول کو یہ سزا بطور حد کے دی جائے گی، لہٰذا اگر کوئی گستاخ توبہ کرے تو اس کے اس توبہ کی وجہ سے اس کی سزائے موت معاف نہیں ہو سکتی، کیونکہ حدود توبہ نہیں ہوا کرتیں، البتہ عند اللہ اس کے عذاب سے بچنے کی امید کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس نے سچے دل سے خلوص نیت کے ساتھ توبہ کی ہو، لیکن اس میں اسے بہر حال قتل ہونا ہی متعین ہے۔

۲)... البحر الرائق کا حوالہ:

انه لا فرق بين ردة ور دة من انه اذا اسلم ويستثنى منه مسا ئل . الا ولى .. الردة بسبه صلى الله تعا لىٰ عليه وسلم قا ل فى فتح القد ير كل من ابغض رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم

بقلبه كا ن مر تد ا فا لسا ب بطريق اولىٰ ثم يقتل حد ا عند نا فلا تقبل تو بته فى اسقا ط القتل قا لو ا هذا مذهب اهل الكو فة و ما لك ۔[2]

ہر قسم کا ارتد اد بر ابر ہے کہ اگر مر تد مہلت کے تین دنو ں میں اسلا م کی طرف راغب ہو جائے تو اسے چھو ڑ دیا جا ئیگا ،اور وہ سزا ئے مو ت سے بچ جا ئیگا ، البتہ اس عمو می حکم سے چند مسا ئل مستثنیٰ ہیں ، ان میں سے پہلی صورت یہ ہے کہ کو ئی بد بخت آ پ ﷺ کی شا ن میں گستا خی کر نے کی وجہ سے مر تد ہو جا ئے ، فتح القد یر میں لکھا ہے کہ جو آ دمی آپ ﷺ کو دل سے مبغو ض سمجھتا ہے تو وہ مر تد ہے گستا خی کر نے والا تو بطر یق اولیٰ مرتد ہو گا ، پھر ہما رے احنا ف کے ہاں اسے حد قتل کیا جا ئے گا ، لہذ ا اگر وہ تو بہ کر ے تو اس تو بہ کی و جہ سے اس کی سزا ئے مو ت سا قط نہیں ہو سکتی فقہا ء نے کہا ہے کہ یہی مذ ہب اہل کو فہ اور امام ما لکؒ کا ہے۔

علا مہ ابن نجیمؒ فر ما تے ہیں کہ :

مر تد کے لئے عام قا عد ہ تو یہی ہے کہ اسے تین دن تک کی مہلت دی جا تی ہے اس دوران اس کے شکوک شبہا ت کا ازالہ کیا جا تا ہے پھر اگر وہ اس دوران سوبا رہ مسلما ن ہو جا ئے تو اسے چھو ڑدیا جا تا ہے اور اس کے تو بہ کر نے وجہ سے اس کی سزا ئے مو ت ختم ہو جا تی ہے ، اور اگر وہ اس دوران اپنے ارتد اد پر بر قر ار ر ہے تو تین دن بعد اسے قتل کیا جا ئے گا ، لیکن اس عمو می قا عد ہ اور قا نو ن سے چند مسا ئل ہیں ، یعنی چند صو رتیں ارتد اد کی ایسی ہیں کہ ان میں مر تد اگر تو بہ بھی کر لے تب بھی اس کی سزا ئے مو ت سا قط نہیں ہو سکتی ، اور اسے ہر حال میں قتل کیا جا تا ہے ، ان میں سے پہلی صو رت یہ ہے کہ کو ئی آدمی آ قا ئے دو جہاں ﷺ کی شا ن اقد س میں گستا خی کر نے کی وجہ سے مر تد ہو جا ئے ، تو اب یہ ارتداد کی وہ صورت ہے کہ جس میں اگر یہ تو بہ کر بھی لے تب بھی اسے قتل یا جا ئے گا ، اور اس دنیا وی معا ملات میں تو بہ کر نے کی وجہ سے اس کی سزا ئے مو ت سا قط نہیں ہو سکتی ، پھر علا مہ ابن نجیمؒ نے اپنے اس مو قف پر فتح القد یر سے دلیل پیش کی ہے جسکو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ علا مہ ابن ہمامؒ فر ما تے ہیں کہ گستا خ رسول کے لئے سزائے مو ت بطو رحد کے ہے ،اور حد ود تو بہ سے معا ف نہیں ہو تیں۔

2: البحر الر ئق ، کتا ب السیر ، با ب احکا م المر تد ین ، ج : ۱۳، ص : ۴۹۶

۳)... البحرالرائق کادوسرا حوالہ:

"وقد صرح فی الخلا صة و البزازیةبا ن الرا فضی اذا سب الشیخین وطعن فیهما کفر و ان فضل علیا علیها فمبتد ع ".[3]

خلا صہ اور فتا ویٰ بزاز یہ میں یہ تصر یح کی گئی ہے کہ اگر کو ئی را فضی حضر ات شیخین(حضر ات ابو بکر صدیق ؓ عمر فا روق ؓ)کو سب و شتم کر ے اور ان دو نو ں حضر ات پر طعنہ زنی کر ے تو وہ کا فر ہو جا ئیگا اور اگر صرف حضرت علیؓ کو ان حضرت پر فضیات دے تو بد عتی ہو گا۔

۴)... الجوھرۃ النیرۃ کا حوالہ:

" ومن سب الشیخین او طعن فیهما کفرو یجب قتله ثم ان رجع و تا ب وجدد الا سلام هل تقبل توبته ام لا ۔ قا ل الصدر الشهید، لا تقبل تو بته و اسلامه و به اخذ الفقیه ابو اللیثا السمر قند رحمة الله علیه وا بو نصر الد بوسی رحمة الله علیه وهو المختا ر اللفتو یٰ"۔[4]

تر جمہ :... جو آ دمی حضر ت ابو بکر صد یق ؓ اور حضر ات عمر فا رو ق ؓ کو گا لی دے یا ان دو نو ں حضر ات کے با رے میں طعنہ زنی کرے تو وہ کا فر ہو جا ئے گا اور اس کا قتل کر نا واجب ہو گا ، پھر اگر وہ رجوع کرے اور تو بہ کر کے نئے سر ے سے اسلام قبول کر ے تو آ یا اس کی تو بہ قبو ل ہے یا نہیں (یعنی آ یا اس تو بہ کر نے کی وجہ سے وہ دنیا وی سزا سے بچ جا ئے گا یا نہیں) تو امام صد رالشہید ؒ فر ما تے ہیں کہ ، اس کی توبہ اور اس کا اسلام لا نا قبو ل نہیں ، بلکہ اسے قتل ہی کیا جا ئیگا اور ای قو ل کو فقی ابو لیث سمر قند ی ؒ او ر امام ابو نصر دبو ی ؒ نے بھی اپنا یا ہے اور یہی قول اس لا ئق ہے کہ اس پر فتو یٰ دیا جا ئے۔

3: (البحر الر ائق ، کتا ب السیر ، باب ا حکا م المر تد ین ، ج : ۱۳، ص :۴۹۸)

4: الجو ھر ۃ النیر ۃ ، کتا ب السیر ، با ب اسلم وعلیہ جزیۃ ، ج : ۶، ص:۱۳۹

البحر الرائق اور جوہرۃ نیرہ کے ان مذکورہ بالا دونوں حوالوں میں یہ صرحت آئی ہے کہ اگر کوئی شخص اور بقول علامہ ابن نجیمؒ کے کوئی رافضی حضرات شیخینؓ کو سب وشتم کرے اور گالی سے یا ان مبارک ہستیوں کے بارے میں طعنہ زنی کرے تو وہ کافر ہا جائے گا، اور اس کا قتل کرنا واجب ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور از سر نو اسلام قبول کرے ہیں کہ فقیہ ابو لیث سمرقندیؒ اور امام ابو نصر دبوسیؒ نے بھی صدر الشہید کے قول کو لیا ہے، کہ اس کی توبہ قابل قبول نہیں، اور اس کو قتل کرنا ہی متعین ہے، تو جب حضرات شیخینؓ کے گستاخ کا یہ حکم ہے تو پھر کائنات کی وہ مقدس ترین کامل واکمل ہستی، آقائے دو عالم ﷺ جن کے طفیل حضرات شیخینؓ کو یہ مقام اور یہ رتبہ نصیب ہوا تو جو بد بخت ان آقائے یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہو گا۔

۵)... الاشباہ والنظائر کا حوالہ:

انما ہو فی مرتد تقبل توبتہ فی الدنیا ، اما من لا تقبل توبتہ فانہ یقتل کالردۃ بسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والشیخین کما قدناہ "۔[5]

مذکورہ کلام اس مرتد کے بارے میں تھا جس کی توبہ مقبول ہے ، بہر حال وہ جسکی توبہ قبول نہیں تواسے قتل کر دیا جائیگا ، جیسے اس شخص کا ارتداد جو نبی کریم ﷺ یا حضرات شیخین ؓ کو سب وشتم کرتا ہو ، جیسا کہ ہم اس سے پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔

۶)... الاشباہ والنظائر کا دوسرا حوالہ:

کل کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ فی الدنیا والاخرۃ الا جماعۃ . الکافر بسب انبی اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہ او احدھما"۔[6]

ہر کافر جو توبہ کرتا ہے اس کی توبہ دنیا اور آخرت میں قبول ہو گی ، لیکن ایک جماعت ایسی ہے کہ جن کی توبہ قبول نہیں ، ان میں سے ایک وہ کافر بھی ہے جو آپ ﷺ یا حضرت شیخین ؓ یا ان میں سے کسی ایک کو سب وشتم کرنے اور گالیاں دینے کی وجہ سے کافر ہوا۔

الاشباہ والنظائر کے مذکورہ بالا چار حوالوں سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں :

۱)... جو شخص آپ ﷺ کی گستاخی کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۲)... اسی طرح جو شخص حضرات شیخین کریمین ؓ کو گالیاں دے یا برا بھلا کہے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔

5: الاشباہ والنظائر ، کتاب السیر ، ج : ص :۲۱۰

6: (الاشباہ والنظائر، کتاب السیر ، باب الردۃ، ص : ۱۸۹)

۳)... ایسے کافر کی توبہ قبول نہیں ہوتی، لہذا اس دنیا اسے ہر حال میں قتل کیا جائیگا، کیونکہ یہ سزائے موت بطور حد کے ہے اور حدود توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔

۴)... جو شخص آپ ﷺ کی کسی طرح معمولی سی بھی تخفیف یا تنقیص کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۵)... نشہ کی حالت میں اگر کوئی شخص کلمہ کفر کہے تو اس پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوتے، البتہ اس سے وہ آدمی مستثنیٰ ہے جو نشہ کی حالت میں سرکار دو جہاں ﷺ کی گستاخی کرے، کیونکہ ایسے آدمی پر مرتد کے احکام جاری ہوں گے، اسے قتل کیا جائے گا، اور اسے معافی نہیں ملے گی۔

۹)... فتاویٰ قاضی خان کا حوله:

"واذعا ب الرجل البنی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی شیء کا ن کا فرا ، وکذا قال بعض العلماء لو قا ل لشعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شعیر فقد کفر۔ وعن ا بی حفص الکبیر من عا ب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بشعرۃ من شعرا ته الکریمة فقد کفر. وذ کر فی الا صلی ان شتم النبی کفر"[7]

ترجمہ:... اگر کوئی شخص کسی بھی چیز میں آپ ﷺ کا عیب نکالے تو وہ کافر ہو جائیگا، اسی طرح بعض علماء نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے موئے مبارک کو شعیر (تصغیر کے ساتھ برائے تخفیف یا تنقیص) کہہ دے تو وہ بھی کافر ہو جائیگا۔امام ابو حفص کبیرؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کے مقدس بالوں میں سے کسی ایک بال میں بھی عیب نکالے گا تو وہ کافر ہو جائے گا، اور مبسوط میں ہے کہ آپ ﷺ کی گستاخی کفر ہے۔

قاضی خان کا یہ مذکورہ حوالہ لوح دل پر نقش کرنے کے قابل ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مبارک کی توہین کفر ہے جو بدبخت اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے، آپ ﷺ کی ذات گرامی میں عیب جوئی کا متلاشی رہتا ہے وہ تو بطریق اولیٰ کافر اور واجب القتل ہے۔

7: فتاویٰ قاضی خان ج: ۴، ص: ۸۸۲

۱۰)... درمختار کا حوالہ:

"وفی الا شباہ لا تصح ردۃ السکران الا الردۃ بسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ یقبل ولا یعفی عنہ"[8]

اشباہ میں ہے کہ نشے والے آدمی کا ارتداد درست نہیں ہوتا مگر جو ارتداد آپ ﷺ کی گستاخی کی وجہ سے ہو، تو وہ تسلیم ہوتا ہے، اور پھر اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

۱۱)... درمختار کا دوسرا حوالہ:

"وجزم بہ فی الاشباہ واقرہ المصنف قائلا وھذا یقوی القول بعدم قبول توبۃ ساب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو الذی ینبغی التعویل علیہ فی الافتاء والقضاء رعایۃ لجانب حضرۃ المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "۔[9]

اشباہ میں اسی قول پر جزم کیا گیا ہے اور مصنف نے بھی اس کو یہ کہتے ہوئے برقرار رکھا ہے کہ یہ قول تقویت دیتا ہے اس قول کو کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوگی، افتاء اور قضاء (فتوی دینے کے لئے اور عدالت میں فیصلہ کرنے کے لئے) اسی قول پر اعتماد کرنا مناسب ہے، کیونکہ اس میں سرورِ کونین ﷺ کی جانب کی رعایت ہوتی ہے۔

در مختار کے مذکورہ بالا دو حوالوں سے مندرجہ ذیل احکام ثابت ہوتے ہیں:

۱)... نشے کی حالت میں اگر کوئی آدمی کلمہ کہتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کافر نہیں ہوتا، ہاں جو بدبخت اس حالت میں حضور ﷺ کی توہین کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا۔

۲)... جو شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

8: الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص ۳۱۲

9: الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۲۱

۳)... حضور ﷺ کی شانِ اقدس کے مناسب یہ ہے کہ قاضی حضرات عدالتوں میں فیصلہ کرتے وقت اور مفتیانِ کرام فتویٰ دینے وقت اسی قول کو اختیار کریں کہ گستاخِ رسول کی توبہ قابلِ قبول نہیں ہے

۱۲)... تبیین الحقائق کا حوالہ:

"قوله (لا نه ينقض الا يما ن) يعنى على تقد ير انه لو كا ن مسلما كا ن سب النبى صلى الله تعا لىٰ عليه وسلم ينقض ايما نه "[10]

ما تن کا یہ قول کہ گستاخی اس کے ایمان کو ختم کرتی ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ گستاخی کرنے والا مسلمان ہو، تو اس گستاخی کی وجہ سے اس کا ایمان ختم ہو جائیگا

۱۳)... درمختار کا تیسرا حوالہ:

(وكل مسلم ارتد فتو بته مقبو لة الا) جما عة من تكر رت ردته على ما مر و (لكا فر بسب نبى) من الانبياء فا نه يقتل حد ا ، ولا تقبل تو بته مطلقا ولو سب الله تعا لىٰ قبلت لا نه حق الله تعالىٰ والاول حق عبد لا يزول با لتوبة و من شك فى عذا به وكفره كفرو تما مه فى الدر رفى فصل الجزية[11]

ہر وہ مسلمان جو ارتداد اختیار کرتا ہے تو اس کی توبہ مقبول ہوتی ہے مگر ایک جماعت ایسی ہے کہ ان کی توبہ قابل قبول نہیں، اور یہ وہ لوگ ہیں جو بار بار ارتداد اختیار کرتے ہیں، اور اس طرح وہ آدمی جو انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی گستاخی کرنے کی وجہ سے مرتد ہو جائے (یعنی اس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں) پس اسے بطور حد قتل کیا جائیگا اور اس کی توبہ کسی بھی صورت میں مقبول نہیں، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور پھر توبہ کرے تو اس صورت میں اس کی توبہ مقبول ہے، کیونکہ اس میں یہ خا

10: تبیین الحقائق، کتاب السیر، باب العشر و الخراج والجزیۃ، ج: ۹، ص: ۴۵۹

11: الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۱۸

لص اللہ کا حق ہے، اور پہلی صورت میں وہ بندے کا حق ہے، جو کہ توبہ سے زائل نہیں ہو سکتا، اور جو شخص ایسے گستاخ کے کافر اور مغذب ہونے میں شک کرے، تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے، اور اس کی پوری تفصیل درر کے فصل الجزیۃ میں مذکور ہے۔

۱۴)...درمختار کا چوتھا حوالہ:

ومن نقص مقام الرسالة بقوله بان سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او بفعله بان بغضه بقلبه قتل حدا ، كما مرا لتصريح به"[12]

اور جو شخص اپنے کسی قول سے مقام رسالت کی تنقیص کرے، اس طور سے کہ آپ ﷺ کی گستاخی کرے، یا اپنے کسی فعل سے جیسے دل سے آپ ﷺ سے بغض رکھے تو اسے حداً قتل کیا جائیگا، جیسا کہ اس کی صراحت گزر چکی ہے۔

۱۵)...فتاویٰ شامی کا پہلا حوالہ:

والحاصل انه لا شک ولا شبعة فی کفر شاتم انبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وفی استباحة قتله ومو المنقول عن الائمة الاربعة[13]

حاصل کلام یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گستاخ کے کفر میں اور اس کے قتل کے مباح ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اور یہی مذہب ائمہ اربعہ سے منقول ہے۔

۱۶)...فتاویٰ شامی کا دوسرا حوالہ:

12: الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۱۸

13: ردالمختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۲۱

فا نه یقتل حد ا ، یعنی ان جزا ء ، القتل علی وجه کو نه حد ا ولذاعطف علیه قو له ولا تقبل تو بته ال ن الحد لا یسقط بالتوبة فهو عطف تفسیر و افا د انه حکم الدنیا اما عند الله تعالیٰ فهی مقبو لة کما فی البحر[14]

> پس اس گستاخ کو حد ا قتل کیا جائیگا اس کی یہ سزائے موت بطو رحد کے ہے اسی وجہ سے اس پر مصنف کے اس قول کا عطف کیا ہے کہ ولا تقبل تو بتہ کہ اس کی تو بہ قبول نہیں ہے ، کیو نکہ حد ود تو بہ سے سا قط نہیں ہو تے پس یہ عطف تفسیر ی ہے اور یہ گستاخ کا دنیوی حکم ہے (کہ دنیا میں تو بہ قبو ل نہیں اور اسے قتل ہی کر نا متعین ہے کیو نکہ یہ حد ہے اور حد تو بہ سے سا قط نہیں ہو تا) اور بہر حا ل (آخر ت میں) اللہ تعالیٰ کے ہا ں اس کی تو بہ قبو ل ہو گی (اگر سچے دل سے کی ہو) جیسا کہ بحر میں ہے)

علا مہ شا میؒ کا تفقہ ا ظہر من الشمس ہے اور اللہ تعا لیٰ کی طر ف سے ان کی "رد المحتار "کو علماء کے ہاں جو قبولیت نصیب ہو ئی ہے وہ بھی کسی سے پو شیدہ نہیں، ہم نے ان کے فتا و یٰ شا می سے جو دوحو الے اور علا مہ حصکفیؒ کے در مختا ر سے جو دو حو الے نقل کئے ہیں ان سے مند رجہ ذیل امو ر ثا بت ہوتے ہیں :

۱)... تو ہین رسالت کی وجہ سے جو بد بخت مر تد ہو جا تا ہے اس کی تو بہ بالکل قبول نہیں ہو تی جیسا کہ علا مہ مو صوفؒ نے فر ما یا کہ "**ولا تقبل تو بة ملقاء**"

۲)... گستاخ رسول کو قتل کر نا بطو ر حد کے ہے ، جیسا کہ علا مہ مو صو فؒ کی عبا رت " **فا نه یقتل حد اً** "سے معلو م ہو تا ہے۔

۳)... حد ود تو بہ سے سا قط نہیں ہو تیں ، اس کی طر ف علا مہ شا میؒ نے " **لا ن الحد الا یسقط با لتو بة** "کہہ کر ا شار ہ فر مایاہے۔

۴)... گستاخ رسول کے کا فر اور معذب ہونے میں جو آدمی شک کر ے وہ بھی کا فر ہو جا تا ہے۔اس کی طر ف علامہ شامیؒ نے اپنی عبارت "**ومن شک فی عذابه و کفره کفر** " کہہ کر اشا رہ کیا ہے۔

14:رد المحتار ، کتاب الجہاد ، باب المر تد ، ج : ۳ ص : ۳۱۸

۵)... گستاخ رسول کا یہ حکم ائمہ اربعہ کے ہاں متفق علیہ ہے، یہ بات علامہ شامی کی عبارت " **وھو المنقول عن الائمةالاربعة** "سے ثابت ہوتی ہے۔

۶)... گستاخ رسول کی توبہ کے قبول نہ ہونے کا تعلق دنیوی احکامات کے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ کہ ہاں اس کی توبہ قبول ہوگی بشر طیکہ اس نے خلوص نیت سے توبہ کی ہو۔دنیوی احکامات کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کی وجہ سے اس سزائے موت ساقط نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حد ہے اور حدود توبہ سے ساقط نہیں، ہاں، اخروی احکامات میں مقبول ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا، اس بات کی طرف علامہ موصوف ؒنے اپنی عبارت " **وافا د انه حكم الد نيا ا ما عند الله تعا لىٰ فهى مقبو لة كما فى**

البحر " میں ارشادہ کیا ہے۔

۱۷)... فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ:

" **سمعت بعضا منهم يقول ا ذا لم يعرف الرجل ان محمد ا صلى الله تعا لىٰ عليه وسلم آ خرالا نبيا ء عليهم وعلى نبيا ء عليهم وعلى نبيا السلا م فليس بمسلم كذا فى اليتيمة ، قا ل ا بو حفص الكبير كل من اراد بقلبه بغض نبى كفر** " .

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب السیر مطلب فی موجبات الکفر، انواع منھا ما یتعلق بالایمان والاسلام، ج: ۲، ص: ۲۸۰)

ترجمہ:... میں نے ایک عالم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی شخص کو یہ پتہ نہ ہو کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے یتیمہ نامی کتاب میں اسی طرح مذکورہ ہے، ابو حفص کبیرؒ فرماتے ہیں کہ: جس شخص کے دل میں کسی نبی سے بغض ہو تو وہ کافر ہے۔

۱۸)... فتاویٰ خیریۃ کا حوالہ:

" **الا اذا سب الرسول صلى الله عليه وسلم اوو احد ا من الا نبيا ء عليهم الصول ة السلا م فا نه يقتل حد ا ، ولا تو بة اصلا سو ا ء كا ن بعد القد رةعليه او ا لشها دة او جا ء تا ئبا من قبل نفسه كا لمتزند ق فا نه حد وجب فلا يسقط با لتو و بة ولا يتصور فيه خلا ف لا حد ، لا نه حق تعلق به حق العبد فلا يسقط بالتو بة كسا ئر حقو ق الآ دميين ، وكحد القذف لا يزول با لتوبة**

ترجمہ:... ہاں جب حضور ﷺ یا دیگر انبیاء کرام ؑ میں سے کسی نبی کی گستاخی کرے تو اسے حد اً قتل کیا جائے گا، اور اس کی توبہ بالکل قابل قبول نہیں، خواہ اسے پکڑلیا جائے اور شہادت بھی مل جائے، یا خود تائب ہو کر آجائے، یہ زندیق کی طرح ہے، اور یہ واجب شدہ حد ہے جو توبہ سے ساقط نہیں ہوتی، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا حق ہے جس کے ساتھ بندہ کا حق متعلق ہو گیا ہے، لہذا یہ توبہ سے ساقط نہیں ہو گا، جس طرح کہ انسانوں کے دیگر حقوق توبہ ساقط نہیں ہوتے، اور جس طرح کہ حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

۱۹)...فتاویٰ خیریۃ کا دوسرا حوالہ:

" قلنا اذا شتمه عليه الصلوة والسلام سكران لا يعفى ويقتل حدا، وهذا مذهب ابی بکر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه والامام الاعظم والشورى واهل الكوفة والمشهور من مذهب مالک واصحابه. قال الخطابی رحمة الله عليه. لا اعلم احدا من المسلمين اختلف فی وجوب قتله اذا كان مسلما. وقال السحنون المالكی رحمة الله اجمع العلماء على ان شاتمه كافر، وحكمه القتل ومن شک فی عذابه وكفره كفر. قال الله تعالىٰ (ملعونين اينما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتيلا سنة الله)(الاحزاب الاية)وروى عبد الله بن موسى بن جعفرعن على بن موسى عن ابيه عن جده عن محمد بن اعلى بن الحسين وعن حسين بن على عن ابيه انه صلى الله عليه وسلم قال من سب نبيا فاقتلوه. ومن سب اصحابی فاضربوه. وامر صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقتل كعب بن الاشرف بالانذار، وكان يوذيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكذا امربقتل ابی رافع اليهودی. وكذا امربقتل ابن خطل بهذا وكان متعلقا باستار الكعبة ودلائل المسئلةتعرف فی كتاب الصارم المسلول على شاتم الرسول انتهى. وفی الاشباه كل كافرتاب فتوبته مقبولة فی الدنيا والاخرة الاجماعة الكافر بسب نبی وبسب الشيخين او احدهما وبالسحروالزندقة الى آخرما فيه. والمسئلة مقررة مشهورة فی الكتب غنية عن الاطناب والحاصل فيها وجوب قتل مثل هذا الشقی المتهورفی حق مثل هذا النبی الجليل. وان كان قد تاب وجدد الاسلام والله اعلم "

(فتاویٰ خیریہ لعلامۃ خیر الرملی رحمۃ اللہ علیہ، ج:۱، ص:۱۰۲)۔

ترجمہ:... ہم کہتے ہیں جب کوئی مدہوش (شراب وغیرہ سے مست) آ ﷺ کو گالی دے تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا، اور حد اً قتل کای جائیگا، یہ سیدنا صدیق اکبرؓ، حضرت امام اعظمؒ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے، امام مالکؒ اور ان کے رفقاء کا

مشہور مذہب بھی یہی ہے ، علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ میں کسی ایک مسلمان کو بھی نہیں جانتا جس نے گستاخ رسول کے قتل کے جوب میں اختلاف کیا ہو ہو ، علامہ سحنون مالکیؒ فرماتے ہیں کہ : امت کے سب علماء کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کافر ہے ،اور اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے ، اور جو اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ان پر پھٹکار برسائی گئی ، جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں)عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے علی بن موسیٰ سے انھوں نے اپنے باپ سے بذریعہ اپنے دادا کے انھوں نے محمد بن علی بن حسین سے اور اسی طرح حسین بن علیؓ (دوسری سند) سے روایت کیا ہے کہ : نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ، جو شخص کسی نبی کی گستاخی کرے اسے قتل کرو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے مارو اور آپ ﷺ نے کعب بن اشرف کو بغیر تنبیہ کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور وہ آپ ﷺ کو اذیت دیتا تھا ، اسی طرح آپ ﷺ نے ابو رافع یہودی کو قتل کرنے کا حکم دیا ، اسی طرح گستاخی کے جرم میں آپ ﷺ نے ابن خطل کے قتل کا حکم دیا حالانکہ وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا ، مسئلہ کے دلائل " الصارم المسلول " سے معلوم کئے جاسکتے ہیں کتاب الاشباہ میں ہے کہ ہر کافر جو توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ، مگر ایسے کافروں کی توبہ مقبول نہیں جو کسی نبی ، شیخین ، یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دیکر کافر ہو جائے ، اسی طرح جادوگر اور زندیق کی توبہ بھی قبول نہیں، کتاب میں آخر تک اور بھی مذکور ہے ، یہ مسئلہ کتابوں میں مشہور ہے لمبی بحثوں کی ضرورت نہیں ، خلاصہ کلام ی کہ ایسے بد بخت اور جری کا قتل واجب ہے ، جو ایسے جلیل المرتبت نبی کے حق میں بکواس کرتا ہے اگرچہ وہ توبہ بھی کرے اور تجدید اسلام بھی کرے۔

فتاویٰ خیریۃ کے مندرجہ بالا دو حوالوں سے مندرجہ ذیل احکامات ثابت ہوتے ہیں۔

ا)... جو شخص حضور ﷺ یا باقی انبیاء کرامؑ میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔

۲)... گستاخ رسول کی یہ سزائے موت بطور حد کے ہے، لہذا اگر وہ توبہ کرے تو اس توبہ کی وجہ سے اس کی سزائے موت ختم نہیں ہو سکتی۔

۳)... نشہ کی حالت میں بھی اگر کوئی شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرے گا، تو اسے بھی معافی نہیں ملے گی بلکہ اسے بھی حداً قتل کیا جائے گا ل۔

۴)... بقول علامہ خطابی ؒ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس نے گستاخ رسول کے (اگر وہ مسلمان ہو) قتل کے وجوب میں اختلاف کیا ہو۔

۵)... علامہ سحنون مالکی ؒ فرماتے ہیں کہ:

امت کے سب علماء کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کافر ہے، اور اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، اور جو اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

۶)... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی نبی کی گستاخی کرے اسے قتل کرو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے مارو، اسی گستاخی کے جرم میں آپ ﷺ نے کعب بن اشرف، ابو رافع یہودی اور ابن خطل کے قتل کا حکم دیا۔

۲۰)... مجمع الانہر کا حوالہ:

وا ما اذا سبه عليه والصلوة والسلام اوو احدا من الانبياء مسلم لو سكران وانه يقتل حدا . ولا توبة له اصلا تنجيه من القتل سواء بعد القدرة عليه والشهادة او جاءتا نبا من قبل بفسه كالزنديق لانه حد وجب فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور خلافه لانه حد تعلق به حق العبد وفي البزازية من شك في عذابه وكفره فقد بخلاف ما اذا سب الله تعالىٰ ثم تاب لانه حق الله تعالىٰ -

(مجمع الانہر، کتاب السیر، فصل فی بیان احکام الجزیۃ، ج: ۴، ص: ۳۶۵)

ترجمہ:... اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ یا دیگر انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ وہ حالت نشہ میں کیوں نہ ہو تو اسے حداً قتل کیا جائیگا، اور کسی بھی صورت میں اس کی توبہ قبول نہیں، کہ توبہ کی وجہ سے وہ قتل ہو جانے سے بچ سکے، برابر ہے کہ وہ گرفتاری اور شہادت کے بعد توبہ کرے یا خود

بخود تائب ہو کر آجائے (دونوں صورتوں میں اسے قتل سے نجات نہیں مل سکتی) جیسا کہ زندیق کا یہی حکم ہوتا ہے، کیونکہ اس کی یہ سزائے موت بطور حد اس پر واجب ہو چکی ہے، لہذا یہ توبہ سے ساقط نہیں اور اس کے خلاف کا تو تصور ہی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ ایک ایسی حد ہے کہ جس کے ساتھ بندہ کا حق متعلق ہو چکا ہے، اور فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جو شخص گستاخ رسول کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے، بخلاف اس صورت کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور پھر توبہ کرے، کیونکہ یہ خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

۲۱)... دررالحکام شرح غررالاحکام کا حوالہ:

" وا ما اذا سبه اوو احدا من الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين مسلم فانه يقتل حدا ولا توبة له اصلا، بعد القدرة عليه والشهادة اوجاء تائبا من قبل نفسه كالزنديق لانه حد وجب فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور خلاف لاحد لانه حق تعلق به حق العبد فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الادميين وكحد القذف لا يزول بالتوبة بخلاف ما اذا سب الله تعالىٰ ثم تاب لانه حق الله تعالىٰ ولان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشر والبشر جنس تلحقه المعرة الا من اكرمه الله تعالىٰ والبارى تعالىٰ منزه عن جميع المعايب بخلاف الارتداد لانه معنى ينفرد به المرتد، ولكونه حق الغير. قلنا اذا دشتمه سكران لا يعفى و يقتل ايضا حدا، وهذا مذهب ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه والامام الاعظم والثورى واهل الكوفة والمشهور من مذهب مالك واصحابه. قال الخطابى لا اعلم احدا من المسلمين اختلف فى وجوب قتله اذا كان مسلما وقال سحنون المالكى رحمة الله عليه. اجمع العلماء على ان شاتمه كافر. وحكمه القتل، ومن شك فى عذابه وكفره كفر كذ فى الفتاوى البزازية "۔

(درر الحکام شرح غرور الاحکام، کتاب الجہاد ماتسقط بہ الحزیۃ، ج: ۳، ص: ۴۰۸)۔

ترجمہ:... بہر حال اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ یا باقی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے تو اسے بطور حد شرعی قتل کیا جائیگا، اور اس کی توبہ بالکل قبول نہیں ہوگی، چاہے گرفتاری اور شہادت کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تائب ہو کر آجائے، دونوں صورتوں کا حکم ایک جیسا ہے، جیسا کہ زندیق کا حکم ہوتا ہے، کیونکہ یہ ایک واجب شرعی حد ہے جو توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی،

اس میں کسی کے اختلاف کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ ایک ایسا حق ہے کہ جسکے ساتھ بندہ کا حق متعلق ہو گیا ہے، لہٰذا وہ توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتا جس طرح کہ انسانوں کے باقی حقوق کا معاملہ ہوتا ہے کہ وہ توبہ سے ساقط نہیں ہوا کرتے، اور اسی طرح یہ حد قذف کی طرح ہے کہ جو توبہ سے ساقط نہیں ہوتی، بر خلاف اس صورت کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے اور پھر توبہ کرے کیونکہ یہ خالص اللہ کا حق، اور گستاخ رسول کی توبہ اس وجہ قابل قبول نہیں کہ آپ ﷺ ایک بشر ہیں اور بشریت ایک جنس ہے جس کو عار لاحق ہو سکتا ہے، مگر وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ عزت وشرف سے سرفراز فرمائے (جیسا کہ حضور ﷺ کی ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے دو جہاں کی عزت وشرف سے سرفراز فرمایا ہے) جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے اور بخلاف عام مرتد کے کہ اس کا ارتداد اس کے نفس تک محدود ہوتا ہے، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی گستاخی کرتا ہے تو اسے بھی معاف نہیں کیا جائیگا، بلکہ بطور حد شرعی کے قتل کیا جائیگا یہی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور امام اعظمؒ امام ثورؒ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے اور مشہور قول کے مطابق حضرت امام مالکؒ اور ان کے تلامذہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ میں کسی ایک مسلمان کو بھی نہیں جانتا جس نے گستاخ رسول کے قتل کے وجوب میں اختلاف کیا ہو، اگر وہ مسلمان ہو، علامہ سحنون مالکیؒ فرماتے ہیں، کہ امت کے سب علما کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کافر ہے، اور اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، اور جو اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، فتاوی بزازیہ میں بھی اسی طرح تحریر ہے۔

"مجمع الانھر" اور "درر الحکام" کے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ گستاخ رسول کی سزا یہ ہے کہ اسے حداً قتل کیا جائے اور اس زمانے میں یہی قول مفتیٰ بہ ہے۔

۲۔ اگر حاکم وقت مناسب سمجھے تو گستاخ رسول کو زندہ بھی جلا سکتا ہے۔

۳... کسی بھی صورت میں اس کی توبہ قبول نہیں، کہ توبہ کی وجہ سے وہ قتل ہو جانے سے بچ سکے، برابر ہے کہ وہ گرفتار اور شہادت کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تائب ہو کر آجائے دونوں صورتوں میں اسے قتل سے نجات نہیں مل سکتی جیسا کہ زندیق کا یہی حکم ہوتا ہے۔

۴... جو شخص اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہی حضرت ابو بکر صدیق ؓ اور حضرت امام اعظم ؒ حضرت امام ثوریؒ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے اور مشہور قول کے مطابق حضرت امام مالک ؒ اور ان کے تلامذہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

۲۲)... بدائع الصنائع کا حوالہ:

وکذلک لو اکرہ علی سب النبی علیه الصلوة والسلام فخطوببا له رجل آخر اسمه محمد فسبه بذلک لا یصدق فی الحکم ویحکم بکفره لا نه اذا خطرببا له رجل فهذ اطائع فی سب النبی محمد علیه الصلوة والسلام ثم قال عنیت به غیره فلا یصدق فی الحکم ویصدق فیما بینه وبین الله تعالیٰ لانه یحتمل کلامه ولو لم یقصد بالسب رجلا آخر فسب النبی علیه الصلوة والسلام جهوکا فر فی القضاء وفیما بینه بین الله جل شانه . ولو لم یخطر ببل له شیء لا یحکم بکفره ویحمل علی جهة الاکراه علی الکفرتا ما مر، والله سبحانه وتعالیٰ اعلم . هذ اا ذا کان الاکراه علی الکفرتا ما . فا ما اذاکان نا قصا یحکم بکفره لا نه لیس بمکره فی الحقیقه لا نه ما فعله للضرورة بل لدفع الغم عن نفسه ولو قال کان قلبی مطمئنا بالایمان لا یصدق فی الحکم لا نه خلاف الظاهر کا لطائع اذا اجری الکلمة ثم قال کان قلبی مطمئنا بالایمان ویصدق فیما بنه وبین الله تعالیٰ

(بدائع الصنائع، کتاب الاکراہ فصل فی بیان الحکم ما یقع علیہ الاکراہ، ج: ۱۶، ص: ۵۰)۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ حضور ﷺ کی گستاخی کرے پھر اس آدمی کے دل میں ایک دوسرے آدمی کا خیال آیا جس کا نام محمد تھا اور اس نے اس کو گالی دی، اور پھر اس کا اقرار بھی کیا تو دنیوی احکامات میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس کے کفر کا حکم لگایا جائیگا، کیونکہ جب اس کے دل میں دوسرے آدمی کا خیال آیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اپنے نبی محمد ﷺ کی گستاخی کرنے پر رضامند ہے پھر جب بعد میں یہ کہتا ہے کہ محمدؐ سے مراد میری حضور ﷺ نہیں بلکہ وہ دوسرا آدمی تھا، تو دنیوی احکامات میں اس کی اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا کلام اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ محمد سے مراد وہ دوسرا آدمی ہو، اور اگر گالی دیتے وقت اس نے دوسرے آدمی کا قصد ...

ﷺ ہی کو گالی دی تو دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے اعتبار سے کافر ہو جائیگا ، اور اگر اس کے دل کسی بھی چیز کا خیال نہ آیا تو پھر اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائیگا ، اور اس کو اکراہ پر محمول کیا جائیگا ، یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ جب اسے مکمل طور سے کفر پر مجبور کیا جائے ، لیکن اگر مکمل طور سے نہیں بلکہ ناقصا کفر پر مجبور کیا گیا تو پھر مذکورہ تمام صورتوں میں اس کے کفر کا حکم لگالیا جائے گا ، کیونکہ اس صورت میں حقیقتا مکرہ نہیں ہے ، اور اس نے ضرورت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے غم دور کرنے کے لئے ایسا کیا ہے ، اگر وہ یہ کہے کہ گالی دیتے وقت میرا دل ایمان پر مطمئن تھا تو اس کے اس قول کی دنیوی احکامات میں تصدیق نہیں کی جا سکتی ، کیونکہ یہ خلاف ظاہر ہے ، اور یہ تو اس طرح ہے کہ کوئی آدمی خوشی سے گستاخی کرے اور پھر یہ کہے کہ میرا دل ایمان پر مطمئن تھا ، ہاں اخروی احکامات اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی تصدیق کی جائیگی۔

۲۳)... تنقیح الفتاوی الحامدیة کا حوالہ:

فهو كافر يجب قتله باتفاق الامة ولا تقبل توبته واسلامه فى اسقاط القتل سواء تاب بعد القدرة عليه والشهادةِ على قله او جاء تائبا من قبل نفسه لانه حدوجب ولا تسقطه التوبة كسائر الحدود . وليس سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كالارتداد المقول فيه التونة لان الارتداد معنى ينفرد به المرتد لا حق فيه لغيرمن الادميين فقبلت توبته ومن سب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تعلق به حق الادمى ولا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الادميين . فمن سب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او احد من الانبياء صلوات الله عليهم وسلامه فانه يكفرويجب قتله ثم ان ثبت على كفرولم يتب ولم يسلم يقتل كفرا بلا خلاف وان تاب واسلم فقد اختلف فيه والمشهورمن المذهب القتل حدا وقيل يقتل كفرا فى الصرتين

تنقیح الفتاوی الحامدیۃ ، کتاب الشرکۃ ، باب الردۃ والتعزیر ، ج : ۲، ص : ۱۸۸۔

گستاخی کرنے والا کافر ہے باتفاق امت اس کا قتل کرنا واجب ہے ،اور اس سے سزائے موت کے ساقط کرنے کے لئے اس کے توبہ کرنے اور اسلام قبول کرنے کا کوئی اعتبار نہیں برابر ہے کہ اگر فتاوی اور اس کے خلاف گواہیاں ہوجیانے کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تائب ہو کر آجائے ، کیونکہ اس کی سزائے موت بطور حد کے ہے ، جو توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی ، جس طرح کہ باقی حدود توبہ سے ساقط نہیں ہوتیں ، اور آپ ﷺ کی شان میں گستا

خی اس طرح کا ارتداد نہیں جس میں توبہ قبول ہوتی ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ (یعنی عام ارتد اور توہین رسالت کی وجہ سے مرتد ہونے میں فرق یہ ہے کہ) ارتداد ایک ایسی چیز ہے کہ جس کا تعلق مرتد کے اپنے نفس کے ساتھ ہے، اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کا اس کے ساتھ کوئی حق متعلق نہیں ہوا کرتا، اس وجہ سے مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے، اور جو آدمی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو اس کے ساتھ انسانوں کا حق متعلق ہو جاتا ہے، لہذا توبہ سے اس کا یہ جرم ساقط نہیں ہو سکتا جس طرح کہ انسانوں کے عام حقوق صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوتے، لہذا جس آدمی نے حضور ﷺ یا باقی انبیاء کرامؑ میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کی تو وہ کافر ہو جائے گا، اور اس کا قتل کرنا واجب ہو جائیگا پھر اگر وہ اپنے اس کفر پر برقرار رہا اور اس نے توبہ بھی نہیں کی اور اسلام بھی قبول نہیں کیا تو بغیر کسی اختلاف کے اس کو قتل کیا جائیگا، لیکن اگر یہ توبہ کر کے اسلام قبول کرے تو اس صورت میں فقہاء کا اختلاف ہے، مشہور قول کے مطابق اسے پھر بھی حداً قتل کیا جائیگا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں صورتوں میں اسے کفراً قتل کیا جائیگا۔

۲۴)... الفقه الاسلامی وادلته کا حوالہ:

وجمع العلماء کما قال القاضی عیاض فی الشفاء علی وجوب قتل المسلم اذا سب النبی اصلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقوله تعالیٰ ان الذین یوذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والا خرة واعد لهم عذبا مهینا۔

(الفقه الاسلامی وادلته، اباب التعزیر، التعزیر بالقتل سیاسة، ج: ۸۔ص :۵۵۹۴)۔

قاضی عیاضؒ نے "الشفاء" میں فقہاء کرام کا اس مسلمان کے قتل کرنے کے وجوب پر اتفاق نقل کیا ہے، جو آپؐ کی گستاخی کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے "کہ بیشک جو آپ ﷺ کی گستاخی کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ل کہ بیشک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۲۵)...الفقه الاسلامی وادلته کا دوسرا حواله:

وا ما من سب الله تعا لیٰ ا و النبی صلی الله تعا لیٰ علیه وسلم اوا حد امن الملا نکة ا و ا لا نبیا ء فا ن کا ن مسلما قتل اتفا فا وا ختلف هل یستتا ب اولا ، وا لمشهو رعند الما لکیة عد م الا ستتا بة

(الفقہ الا سلا می وا د لتہ شر وط صحۃ الر دۃ ، الا ول العقل ، ج : ۸، ص : ۵۵۸۸)

جو شخص اللہ تعالیٰ کو یا نبی کر یم ﷺ یا فر شتوں میں سے کسی فر شتے کو یا انبیاء کر ام میں سے کسی نبی کو گا لی دیتا ہے، تو اگر وہ مسلمان ہو تو با تفاق ائمہ اسے قتل کیاجا ئیگا البتہ اس با ت میں اختلا ف ہے کہ اس سے تو بہ کا مطا لبہ کیا جا ئیگا یا نہیں ؟ ما لکیہ کے مشہو ر قول کے مطا بق اس سے تو بہ کا مطا لبہ نہیں کیا جا ئے گا۔

۲۶)...الاستذکار کا حواله:

قا ل اسحا ق قد اجمع المسلمو ن ان من سب الله عزو جل او سب رسوله صلی الله تعا لیٰ علیه وسلم او دفع شیئا مما انزل الله او قتل نبیا من انبیا ء الله تعا لیٰ انه کا فر بذلک وان کا ن مقری بکل ما انزل الله

(الا ستذ کا ر لا بن عبدالبر ، کتا ب صلو ۃ الجما عۃ ، با ب اعا دۃ الصلو ۃ مع الا مام)

اما م اسحا ق ؒکا قو ل ہے کہ مسلما نو ں کا اس با ت پر اتفا ق ہے کہ جو شخص اللہ تعا لیٰ کی شان میں گستاخی کر ے ، یا اللہ کے رسول ﷺ کی گستا خی کر ے یا اللہ تعا لیٰ کی نا زل کر دہ چیز وں میں سے کسی بھی شے کو رد کر ے ، یا اللہ تعالیٰ کے انبیا ء کر ام میں سے کسی نبی کو قتل کر ے ، تو بیشک وہ آدمی مذکو رہ کا مو ں کی وجہ سے کا فر ہو جا ئیگا ، اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کی نا زل کر دہ تمام چیز وں کو اقر ار بھی کر تا ہو۔

الا ستذ کا ر فقہ ما لکی کی مستند تر ین کتا ب ہے علا مہ ابن عبد البرؒ کا فقہی مقام اور علمی تفو ق اہل علم سے مخفی نہیں ، مذکو رہ حوا لہ میں علا مہ نے اما م اسحا ق ؒ کا بہت اہم قو ل نقل فر ما یا ہے کہ تو ہین رسا لت کی وجہ سے آ دمی کا فر ہو جا تا ہے ، اگر چہ وہ دین کے تمام امو ر کا اقرار کر تا ہو ، اور کسی بھی حکم کا منکر نہ ہو ، لیکن تو ہین رسالت کا جر م اتنا سنگین ہے کہ اس کی وجہ سے وہ بہر حال کا فر ہو جا ئیگا۔

٢٧)... کتاب الامہ کا حوالہ:

وعلى ان احد منكم ان ذكر محمد اصلى الله تعالىٰ عليه وسلم او كتا ب الله عز وجل او دينه بما لا ينبغي ان يذ كره به فقد برئت منه ذمة الله ثم ذمه امير المو منين وجميع المسلمين ونقض ما عطى عليه الا ما ن وحل لا مير المو من ماله ود مه كما تحل امو ال اهل الحرب ودما ء هم۔

کتاب الا مام الشا فعی رحمۃ اللہ علیہ اذا اراد الا مام ان یکتب کتا ب صلح علی الجزیۃ کتب بسم اللہ الر حمن الر حیم ، ج :۴، ص : ۱۹۳

یعنی مسلما ن حا کم جب ذمیو ں کے لئے صلح کی تحر یر لکھے تو اس میں بھی لکھے کہ اگر تم سے کو ئی حضرت محمد ﷺ یا اللہ تعالیٰ کی کتا ب یا اللہ کا دین کا تذکرہ نا منا سب الفا ظ سے کے سا تھ کر ے گا تو اس سے اللہ تعا لیٰ کا ذمہ اور پھر امیر المو منین اور سب مسلما نو ں کا ذمہ ختم ہو جا ئیگا ، اور جس با ت پر اسے اما ن دیا گیا تھا وہ ٹو ٹ جا ئیگا ، اور امیر المو منین کے لئے اس کا ما ل اور خون حلا ل ہو جا ئیگا ، جیسے کہ حر بیو ں کا ما ل اور خون حلا ل ہے۔

٢٨)... لمغنی کا حوالہ:

ومن سب الله تعا لىٰ كفر سو اء كان ما زحا او جا داو كذ لك من اسهزا با لله تعالىٰ او با يا ته اوبر سله او كتبه قا ل الله تعا لىٰ (ولئن سا لتهم ليقو لن انما كنا نخو ض و نلعب قل ابا الله و آ يا ته ور سو له كنتم تستهزون لا تعتذ رو ا قد كفرلم تم بعد ايما نكم) وينبغى ان لا كيفى من الها ذى بذ لك بمجر د الا سلا م حتى يو دب ادبا يز جره عن ذ لك فا نه اذا لم يكتف ممن سب رسو ل الله صلى الله عليه وسلم با لتو بة فمن سب الله تعا لىٰ اولىٰ

(المغنی لا بن قد امۃ ، کتا ب قتال اھل البغی ، فصل سب اللہ تعالیٰ ، مسئلۃ اذا تفق المسلمو ن علی امام ، ج : ۸، ص : ۱۰)

جو شخص اللہ تعالیٰ کو گا لی دے وہ کا فر ہو جا ئے گا خو اہ مزا ح میں دے یا سمجھ بو جھ کر دے ، اسی طر ح وہ آ دمی بھی کا فر ہو جا ئیگا جو اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کی آیا ت یا اللہ تعالیٰ کے رسولوں یا اللہ تعالیٰ کی نا زل کر دہ کتا بو ں کا مذا ق اڑا ق اڑا ئے ، اللہ تعا لیٰ کا ارشادہے: کہ اگر تو ان سے پو چھے تو وہ کہیں گے کہ ہم تو با ت چیت کر تے تھے ، اور دل لگی ، تو کہہ کیا اللہ سے اور اس کے حکمو ں سے اور اس کے رسو لوں سے تم ٹھٹھے کر تے تھے ، بہا نے مت بنا ؤ تم تو کا فر ہو گئے اظہا ر ایما ن کے بعد ،

اور مناسب یہ ہے کہ مذاق اور تمسخر کرنے والے سے صرف اسلام کا مطالبہ کرنے کو کافی نہ سمجھا جائے بلکہ اسے ایسی سزا دی جائے جو اسے ایسا کرنے سے روک دے، کیونکہ جب حضور ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو صرف توبہ کرنے کی وجہ سے نہیں چھوڑا جاتا (بلکہ ہر حال میں قتل کیا جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو تو بطریق اولیٰ نہیں چھوڑا جائیگا۔

گستاخی کا مفہوم:

نبی کریم ﷺ کی ادنیٰ سی بے ادبی، توہین و تنقیص، تحقیر واستخفاف خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ، بالفاظ صریح ہو یا بانداز اشارہ وکنایہ، ارادی ہو یا غیر ارادی، بنیت تحقیر ہو یا بغیر نیت تحقیر کے یہ تمام صورتیں گستاخی میں شامل ہیں۔اسی طرح آپ ﷺ کی ذات گرامی، آپ کی صفات و عادات، اخلاق واطوار، آپ کے اسماء گرامی اور ارشادات اور آپ سے متعلقہ کسی بھی چیز کی ادنیٰ اور معمولی سی تحقیر یا اس میں کوئی عیب نکالنا بھی گستاخی اور موجب کفر ہے۔

ہر وہ شخص جو حضور ﷺ کی ذات اقدس میں عیب اور نقص کا متلاشی ہو آپ کے اخلاق و کردار، عظمت و سیرت، خصائل واوصاف حمیدہ نسب پاک کی طہارت و پاکیزگی اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کی عظمت و حرمت کی طرف کمی و خامی اور عیب منسوب کرتا ہو تو نہ صرف یہ کہ ضلالت و گمراہی، تاریکی و ظلمت کی وادی میں بھٹکنا اس کا مقدر بن جاتا ہے بلکہ اس کے منحوس وجود سے اس زمین کو پاک کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے یہی وجہ سے کہ فقہاء کرام ایسے بدبخت کے واجب القتل ہونے پر متفق ہیں۔

چنانچہ حضرت امام ملکؒ فرماتے ہیں:

من سب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او شتمه او عابه او تنقصه قتل مسلما كان او كفر اولا يستتاب "(الشفاء، ج ۲، ص: ۱۳۴)۔

جس شخص نے آپ ﷺ کو گالی دی یا آپ کی طرف عیب منسوب کیا یا آپ کی شان اقدس میں تحقیر وتنقیص کا ارتکاب کیا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کیا جائیگا اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

اسی طرح حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ :-

کل من شتم النبی او تنقصه مسلما کا ن اوکا فر افعلیه ال قتل "(الصارم المسلول، ص: ۱۲)

ترجمہ: ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کو سب وشتم کرے یا آپ کی تنقیص وتحقیر کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اس کو قتل کرنا واجب ہے۔

چنانچہ فقہاء کرام نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ ہر وہ قول وفعل جو آپ ﷺ کے حضور میں موہم تحقیر ہو یا جس سے آپ ﷺ کی گستاخی وبے ادبی کا پہلو نکلتا ہو وہ گستاخی کے ضمن میں شامل ہے۔گویا گستاخی کے مفہوم میں انتہا عموم ہے، اور اس سے صرف وہ خاص معنی مراد نہیں جسے ہمارے عرف میں گالی کہتے ہیں۔"بعد از خدا بزگ توئی قصہ مختصر" کا مطلب ہی یہ سب کہ خدا کے بعد کوئی ہے تو نبی پاک ﷺ کی ذات گرامی ہے تو پھر معاملہ انتہائی نزاکت کا ہے خوب سمجھ لینا چاہئے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آیا شریعت مطہرہ نے توہین اور گستاخی کی کوئی تعریفی حد بندی کی ہے یا اسے عوامی رواجات پر چھوڑا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت نے اسے عوامی رواجات پر چھوڑا ہے کہ عرف اور رواج میں جن افعال اوز اقول کو توہین سمجھا جائے گا ان پر گستاخی کے احکامات کا نفاذ ہو گا، چنانچہ امام ابن تیمیہؒ "الصارم المسلوم " مین فرماتے ہیں کہ :-

اذ ا لم یکن للسب حد معروف فی اللغة ولا فی الشرع فا لمرجع فیه الی. عرف النا س فما کا ن فی العرف سبا فهو سب للنبی ---فکل ما عده النا س شتما او سبا او تنقصا فا نه یجب به القتل" الصارم المسلول، ص:۳۹۶۔

ترجمہ:... سب (برا بھلا کہنا) کی لغت کی زبان میں اور نہ شریعت کی اصطلاح میں کوئی تعریف کی گئی ہے ۔بلکہ اس میں اصل مدار لوگوں کا عرف ہے عرف اور رواج میں جسے گالی کہا جائے وہ اللہ کے رسول کے لئے بھی گالی سمجھی جائے گی۔۔۔۔۔۔لہٰذا لوگ جسے گالی، نازیبا جملہ یا توہین تصور کریں، وہ لفظ اگر کسی سے اللہ کے رسول کی شان میں سرزد ہو گا تو شاتم رسول ہونے کے سبب اس کی سزا قتل ہو گی۔

البتہ یہاں پر ہم چند فقہاء کرام کے ارشادات نقل کرتے ہیں جس سے قارئین بآسانی یہ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مفہوم کس قدر وسیع ہے لہذا ہر دم یہ خیال ملحوظ خاطر رہنا چاہئے کہ مبادا کوئی قول وفعل ایسا سرزد نہ ہو جائے توہین کے زمرے میں آتا ہو اور ایمان

سے ہاتھ دھونا پڑے۔اس گئے گزرے زمانے میں مسلمان کے پاس اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف ایمان ہے پھر اگر اس کو بھی نبی پاک ﷺ کی شان میں کوئی ہلکی سی بے ادبی کر کے گنوا بیٹھے تو پھر دونوں جہانوں کا خسارہ مقدر بن جائے گا۔

"ان جمیع من سب البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اوعا به او الحق به نقصا فی نفسه اونسبه دینه اوخصلة من خصا له اوعرض به اوشبه بشی ء علی طریق السب له اوا لا زرا ء علیه او التصغیر لشا نه اوا لغض منه وا لعیب له فهوسا ب له " (اشفاء ج:۲،ص : ۱۳۳)

ترجمہ: جو شخص آپ ﷺ کو گالی دے (العیاذ باللہ) یا آپ ﷺ پر عیب لگائے یا آپ ﷺ کی ذات گرامی یا آپ کے نسب یا آپ کے دین یا آپ کی عادات میں سے کسی عادت کی طرف نقص اور کمی کی نسبت کرے یا آپ ﷺ پر تعریض کرے یا بطریق گستاخی آپ ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دے یا آپ کو ناقص کہے یا آپ کی شان کو کم کرے یا آپ ﷺ پر یا آپ کی کسی بات پر عیب لگائے تو وہ آپ ﷺ کا گستاخ کہلائے گا۔

اسی طرح مزید گفتگو کرتے ہوئے قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ:

وکذ لک من لعنه اودعا علیه اوتمنی مضرة له . اونسب الیه مالا یلیق بمنصبه علی طریق الذ م اوعبس فی جهته العزیزة بسخف من الکلا م وهجرو منکرمن القول وزوراو عیره بشی ء مما جر ی من البلاء و ا لمحنة اوغمصه ببعض العوارض ا لبشریة ا لجا نزة المعهو دة لد یه "الشفاء، ج: ۲،ص: ۱۳۳۔

ترجمہ: اسی طرح جو شخص آپ ﷺ پر لعنت کرے (العیاذ باللہ) یا آپ کے حق میں بد دعا کرے یا آپ کے لئے کسی ضرر اور تکلیف کی آرزو کرے یا آپ کی طرف کسی ایسی شے کی نسبت کرے جو آپ کی شان کے لائق نہ ہو اور اس کا مقصد آپ کی برائی کرنا ہو یا آپ ﷺ کی شان میں بیہودہ کلام کرے آپ کو برا کہے، یا جھوٹ کہے یا آپ ﷺ پر جو مصائب اور سختیاں آئیں ہیں ان کی وجہ سے آپ ﷺ کو لاحق ہوئے ان کی بناء پر آپ کی قدر کو کم کرے یہ سب صورتیں گستاخی میں شامل ہیں

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

وکذ لک اقول حکم من غمصه او عیره برعا نة الغنم او السهو او النسیا ن او ا لسحر. او ما ا صا به جرح او هزیمة لبعض جیو شه او ا ذ ی من عد وه او شدة فی زمنه بالمیل الی نسا نه فحکم هذ ا کله لمن قصد به نقصه القتل" (الشفاء، ج: ۲۔، ص: ۱۳۶)۔

ترجمہ: اسی طرح میں کہتا ہوں کہ جو شخص آپ ﷺ کو حقیر جانے یا آپ ﷺ کو بکریوں کا چرانے والا، سہو ونسیان اور جادو کے حملے یا آپ پر مصائب و شدائد کے نزول یا ازواج مطہرات کے ساتھ آپ ﷺ کے حسن سلوک کے حوالوں سے آپ ﷺ کو عار دلائے تو ان سب باتوں کا حکم یہ ہے کہ جو شخص ان سب باتوں میں کسی سے بھی آپ ﷺ کی ذات میں نقص نکالنے کا ارادہ کرے وہ قتل کیا جائے گا۔

(۲)... حضرت ابن وہب نے امام مالکؒ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ:

من قا ل ان رداء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یر و ی زر النبی وسخ ار ادبه عیبه قتل۔الشفاء ،ج: ۲، ص: ۱۳۴۔

ترجمہ: جو شخص یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کی چادر یا آپ ﷺ کی قمیص کا بٹن گندا اور میلا ہے اور اس سے اس کا ارادہ آپ ﷺ کی تحقیر کا ہو تو اسے قتل کیا جائے گا۔

(۳)... احمد بن سلیمانؒ کا قول ہے کہ: من قا ل ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کا ن اسو د یقتل الشفاء، ج: ۲، ص: ۱۳۵۔

ترجمہ: جو شخص یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کا رنگ سیاہ تھا اسے قتل کیا جائے گا۔

(۴)... فقہاء اندلس کا فتویٰ:

قاضی عیاضؒ نے "الشفاء" میں فقہاء اندلس کا ایک متفقہ فیصلہ ذکر کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: فقہاء اندلس نے بالاتفاق ابن حاتم طلیطلی کے قاتل اور سولی دینے کا فتویٰ دیا تھا کیونکہ اس کے خلاف یہ گواہی دی گئی تھی کہ اس نے آپ ﷺ کا استخفاف کیا ہے اور مناظرہ کے دوران آپ ﷺ

کو یتیم اور حضرت علیؓ کا سسر کہا ہے اور اس اک خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ کا زہد اختیاری نہیں تھا (بلکہ آپ کو دنیوی نعمتیں میسر ہوتیں تو آپ انھیں استعمال کرتے۔

اور چونکہ ابن حاتم کا یہ بکو اس سراسر آپ ﷺ کی گستاخی تھی اس وجہ س فقہاء اندلس نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔

(۵)... امام قاضی خانؒ فرماتے ہیں کہ:

قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شعیر فقد کفر

فتاویٰ قاضی خان، ج: ۴، ص: ۸۸۲۔

ترجمہ: اگر کسی شخص نے حضور ﷺ کے بال مبارک کو شعر کہنے کے بجائے شعیر (صیغہ تصغیر کے ساتھ) کہا تو کافر ہوجائے گا۔

(۶)... فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ اگر کسی نے یوں کہا کہ حضور ﷺ کا یہ معمولی تھا کہ جب بھی کھانا کھا لیتے تو اس کے بعد آپ اپنی انگلیاں صاف کر لیتے سننے والے نے بطور اہانت کے کہا کہ یہ ادب کے منافی ہے تو یہ کہنے والا کافر ہو جائیگا۔ فتاویٰ بزازیہ، ج: ۶، ص: ۳۲۸۔

(۷)... خلاصۃ الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ ناخن تر شوانا سنت ہے سننے والے نے بطور اہانت وگستاخی کے کہا کہ ٹھیک ہے سنت ہے مگر میں ناخن نہیں تر شوانا تو یہ شخص کافر ہو جائیگا،

خلاصۃ الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۳۸۶۔

(۸)... فتاویٰ بزازیہ میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے حدیث مبارک سنی پھر اس کے بعد حقارت اور استخفاف کے انداز میں کہے کہ اس طرح کی احادیث میں نے بہت سنی ہوئی ہیں تو یہ کہنے والے کافر ہو جائے گا۔ فتاویٰ بزازیہ، ج: ۴، ص: ۸۶۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہر وہ قول وفعل جو صراحتہ تو درکنار صرف اس سے یہ شائبہ تک بھی نکلتا ہو یہ حضور ﷺ کی شان اقدس کے خلاف ہے یا اس سے بے ادبی اوعر استخفاف کا پہلو نکلتا ہے تو وہ گستاخی کے زمرے میں شامل ہوگا اسی طرح ہر وہ چیز جس کا حضور ﷺ کے ساتھ رابط و تعلق ہے اس کے متعلق ادنی سی بے ادبی بھی گستاخی ہونے کی وجہ سے خرمن ایمان کو خاکستر کر سکتی ہے، اس لئے کمال ادب اور محتاط

پہلو یہی ہے کہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ ایسے قول و فعل سے بچا جائے جو بارگاہ نبوت کے ادب اور تقدس کے خلاف ہو اس لئے کہ۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

فصل دوم:

نیت کا مسئلہ

دوسرا اہم سوال جو اس ضمن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر بالفرض کسی شخص سے ایسے کلمات صادر ہو جائیں یا وہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھے جو حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے زمرے میں آتا ہو، لیکن اس کی نیت اپنے اس قول یا فعل آپ کی شان میں گستاخی کی نہیں تھی بلکہ بغیر نیت کے غیر ارادی طور پر اس سے ایسا سرزد ہوا ہے، تو آیا اس پر گستاخ کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس دنیا کے احکام کے اعتبار سے اس پر گستاخ کے احکام جاری ہوں گے یعنی وہ واجب القتل اور سزائے موت کا مستحق ٹھہرے گا کیونکہ نیت اور ارادہ نہ ہونے کی رعایت اگر مل جائے تو پھر پر گستاخ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائے گا کہ میرا ارادہ گستاخی اور اہانت کا نہیں تھا، اور نہ ہی میری ایسی نیت تھی، لہذا توہین رسالت کے انسداد کے لئے اور اسے کلیۃ ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس جرم عظیم کے ارتکاب میں کسی گستاخ کی نیت اور قصد وارادے کا بالکل اعتبار نہ کیا جائے اور یہی جمہور فقہاء کرام کا مذہب ہے ذیل میں ہم چند فقہاء کرام کے حوالے نقل کرتے ہیں، جن سے صاف ظاہر ہو گا کہ گستاخی رسول مین نیت کا کوئی اعتبار نہیں کسی کی نیت گستاخی کی ہو یا نہ ہو، لیکن اس سے اگر ایسے اعمال وافعال صدور ہو گا جو گستاخی کے ضمن میں آسکتے ہیں تو وہ سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

ا)... علامہ اسماعیل حقیؒ" تفسیر روح البیان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

واعلم انه قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا اوبای نبی كان من الانبياء كفر سواء فعله فاعل ذلك استحلالا ام فعله معتقدا بحرمته ليس بين العلماء خلاف فی ذلک والقصد للسب اعدم القصد سواء اذ لا يعذراحد فی الكفربا لجهالة . ولا بدعوى زلل اللسان . اذا كان عقله فی فطرته سليما " تفسیر روح البیان، ج: ۳، ص: ۳۹۴۔

ترجمہ : ... جان لیجئے!کہ امت کا اجماع ہے کہ جو شخص ہمارے نبی ﷺ یا اور انبیاء کرام ؑمیں سے کسی بھی نبی کا استخفاف کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے ، خواہ اسے حلال کا قصد کرے یا نہ کرے کوئی فرق نہیں ، کیونکہ جہالت کی وجہ سے کفر کرنا کوئی عذر نہیں ہے، اور نہ ہی زبان کا پھسل جانا کوئی عذر ہے، جبکہ اس کی عقل صحیح ہو۔

۲)... امام شہاب الدین خفاجی ؒ" نسیم الریاض " میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" **المد ار فی الحکم با لکفر علی الظواھر و لا نظر للمقصورو النبیا ت ولا نظر لقر ائن حا له ۔بن** " نیسم الریاض شرح الشفاء ، ج : ۴، ص : ۴۲۶۔

ترجمہ ۔:... توہین رسالت کی وجہ سے کفر کا حکم لگانے کا مدار ظاہری الفاظ پر ہے توہین کرنے والے کی نیت اور ارادے کو نہین دیکھا جائے گا اور نہ ہی قرائن حال کو دیکھا جائیگا۔

مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ توہین کرنے والے کو ہر حال میں سزادی جائیگی ، اور اس کی نیت کاوکئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائیگا کہ میری نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

۳)... امام ابن تیمیہ ؒ" الصارم المسلول " میں فرماتے ہیں کہ ۔:

" **فا ذا کان الا ذ ی والا ستخفا ف الذی یحصل فی سوء الا دب من غیر قصد صا حبه یکون کفرا ، فا لا ذی والا ستخفا ف المقصو د المتعمد کفر بطریق اولی** "
الصارم المسلول ، ص : ۴۸ ۔

ترجمہ : ... جب ایسی تکلیف اور استخفاف جو بغیر نیت اورارادے کے ہونے کے باوجود سوء ادب میں داخل اور کفر ہے تو پھر جو استخفاف اور ایذ اقصد اور ارادہ و نیت سے ہو تو وہ بطریق اولیٰ کفر ہو گا۔

امام ابن تمیمہؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں استخفاف کرنا یا آپ ﷺ کو اذیت دینا اگر بغیر ارادہ کے ہونے کے باوجود کفر ہے تو پھر جو شخص اپنے ارادہ اور قصد سے شان اقدس گستاخی کرے گا تو وہ بطریق اولیٰ کافر ہو گا گویا امام موصوف اس بات کے قائل ہیں کہ بغیر نیت او ارادے کے بھی اگر کوئی آپ ﷺ کی گستاخی کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔اور یہی ہمارامدعیٰ ہے۔

۴)... اسی طرح امام تیمیہؒ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"وقد دلت هذه الآية على ان كل من تنقص رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جادا او هازلا فقد كفر" الصارم المسلول، ص: ۳۲۔

ترجمہ:... اور آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس نے بھی حضور ﷺ کی تنقیص اور اہانت کی خواہ قصداً اور نیت کر کے کی یا ہنسی مذاق میں (بغیر نیت گستاخی کے) بہر صورت وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۵)... امام تیمیہؒ "الصارم المسلول" میں ایک تیسری جگہ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"فقد اتفقت نصوص العلماء جميع الطوائف على ان التنقص له كفر مبيح للدم وهم فى استتابته على ما تقدم من الخلاف ولا فرق فى ذلك ان يقصد عيبه والازراء به او لا يقصد عيبه لكن المقصود شيء آخر حصل السب تبعا له اولا يقصد شيئا من ذلك بل يهزل ويمزح او يفعل غير ذلك" الصارم المسلول، ص: ۳۸۶۔

ترجمہ:... تمام مکاتب فکر کے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کی تنقیص کرنے والا کافر اور مباح الدم ہے البتہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں؟ تو اس میں فقہاء کا وہی اختلاف ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس نے آپ ﷺ کی عیب جوئی اور گستاخی کی نیت کی تھی یا نیت اور ارادہ گستاخی کا نہیں تھا بلکہ مقصود کوئی اور چیز تھی اور گستاخی اس کے ضمن میں پائی گئی، یا یہ کہ سرے سے کوئی ارادہ ہی نہیں تھا، بلکہ ہنسی مذاق کر رہا تھا بہر حال تینوں صورتوں کا حکم ایک ہے کہ وہ سزائے موت کا مستحق ہو جائے گا۔

۶)... مشہور فقیہ ابو بکر جصاصؒ "احکام القرآن" میں فرماتے ہیں کہ:

"فاطلع الله نبيه على ذلك فاخبر ان هذا القول كفر منهم على اى وجه قالوه من جد وهزل فدل على استواء حكم الجاد والهازل فى اظهار كلمة الكفر" احکام القرآن، ج: ۳، ص: ۲۰۸

ترجمہ:... اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بات پر مطلع فرما دیا کہ ان منافقوں کا یہ کہنا کفر ہے (مراد انما کنا نخوض و نلعب، سورۃ التوبۃ آیت: ۶۵ ہے) خواہ وہ شعوری طور پر (یعنی نیت اور ارادے سے) کہے یا ہنسی مذاق میں (بغیر گستاخی کی نیت کے) کہے، لہٰذا یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کلمہ کفر کے اظہار میں

شعور والے (یعنی جو نیت اور قصد سے کلمہ کفر کہے) اور ہنسی مذاق والے (جو بغیر نیت وارادہ کے کہے) دونو ں کا حکم برابر ہے۔

۷)... شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب ؒ اپنی مایہ ناز تصنیف "الشہاب الثاقب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے، الشہاب الثاقب، ص: ۲۰۰۔

۸)... امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری ؒ اپنی مایہ ناز تصنیف "اکفار الملحدین" میں فرماتے ہیں کہ:

ہنسی دل لگی اور کھیل و تفریح کے طور پر کلمہ کفر کہنے والا قطعا کافر ہے، نہ اس کی نیت کا اعتبار ہے نہ عقیدہ کا۔

رد المحتار، جلد سوم، ص: ۳۹۳ پر علامہ شامی ؒ بحوالہ بحر فرماتے ہیں: حاصل یہ ہے کہ جو شخص زبان سے کوئی کلمہ کفر کہتا ہے خواہ ہنسی مذاق کے طور پر یا کھیل تفریح کے طور پر یہ شخص سب کے نزدیک کافر ہے اس میں اس کی نیت یا عقیدہ کا کوئی اعتبار نہیں (اس لئے کہ یہ دین کے ساتھ اسہزا ہے جو بجائے موجب کفر ہے) جیسا کہ فتاوئ خانیہ میں اس کی تصریح ہے۔ اکفار الملحدین، ص: ۱۴۴۔

۹)... حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب ؒ "تفسیر معارف القرآن "میں تحریر فرماتے ہیں کہ: اگر چہ صحابہ کرام سے یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ بالقصد کوئی ایسا کام کریں جو آپ ﷺ کی ایذا کا سبب بنے، لیکن بعض اعمال وافعال جیسے تقدم اور رفع صوت اگر چہ بقصد ایذا نہ ہو، پھر بھی ان سے ایذا کا احتمال ہے اس وجہ سے ان کو مطلقا ممنوع اور معصیت قرار دیا ہے، تفسیر معارف القرآن، ج: ۸، ص: ۱۰۲۔

حضرت مفتی صاحب ؒ کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر وہ عمل جس سے ایذا کا احتمال ہو، اس میں قصد اور عدم قصد دونوں برابر ہے، اور ہر حالت میں ایسا عمل ممنوع اور معصیت ہے یعنی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری نیت حضور ﷺ کو ایذا دینے کی نہیں تھی، کیونکہ دربار رسالت میں جرم گستاخی کا ارتکاب ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں نیت اور عدم نیت دونوں برابر ہے۔

۱۰) مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الحمید سواتی صاحب ؒ "معالم العرفان " میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

مفسرین، محدثین اور فقہاء فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے کسی حکم یا اس کے رسول کے ساتھ تمسخر کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔خواہ اس نے ایسی بات سنجیدگی سے کی ہو یا محض دل لگی سے۔

معالم العرفان، ج:۹،ص:۳۴۱۔

حضرت صوفی صاحبؒ اور اس سے پہلے بھی بعض حوالجات میں یہ عبارت آئی ہے کہ، گستاخی کرنے ولا یہ عمل سنجیدگی سے کرے یا محض دل لگی اور ہنسی مذاق میں دونوں کا حکم برابر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گستاخی کی نیت اور ارادے سے وہ عمل کرے یا گستاخی کے ارادے اور قصد کے بغیر دونوں صورتوں میں کافر اور واجب القتل ہو جائیگا، کیونکہ بغیر ارادہ اور قصد کے سنجیدگی نہیں ہوتی، سنجید ہو کر کوئی کام اسی وقت ہوتا ہے کہ آدمی دل سے اس کام کے کرنے کی نیت اور قصد کرے، لہذا مذکورہ بالا حوالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ توہین رسالت کا جرم ایسا ہے کہ اس نیت اور عدم نیت دونوں برابر ہیں خواہ نیت کر کے قصد اور ارادے سے گستاخی کرے یا بغیر نیت گستاخی کے اس سے یہ فعل سرزد ہو جائے دونوں کا حکم ایک ہے۔

فصل ثالث

گستاخی رسول کی سزائے موت بطور حد ہے

گستاخ رسول سے متعلقہ مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ توہین رسالت کے مجرم کو جو سزائے موت دی جاتی ہے اس کی نوعیت کیا ہے؟ آیا یہ سزآئے موت کفر کی وجہ سے ہے؟ سیاستہ ہے؟ یا بطور حد ہے؟

جمہور فقہاء کرام کا مذہب یہ ہے کہ گستاخ رسول کی سزائے موت بطور حد ہے اور حدود کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ حدود توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی، بلکہ دنیوی احکام میں اسے بہر حال قتل کیاجا ئیگا، ہاں اگر اس نے سچے دل سے خلوص نیت کے ساتھ توبہ کی ہو تو آخرت کے عذاب سے بچ جائیگا۔

یہاں پر ہم چند فقہاء کرام کے حوالے ذکر کرتے ہیں جنہوں نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ گستاخ رسول کی سزائے موت بطور حد ہے، لہذا اس پر حدود سے متعلقہ مسائل کا اجراء ہو گا۔

۱)... علامہ ابن ہمامؒ "فتح القدیر" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"کل من ابعض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقلبه كان مرتد ا فا لسا ب بطريق اولىٰ ثم يقتل حدا عند نا فلا تعمل تو بته فى اسقا ط القتل قا لو ا هذا مذهب اهل الكوفة و مالك نقل عن ابى بكر الصد يق رضى الله تعالىٰ عنه "فتح القدیر، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج: ۱۳، ص: ۲۹۰

ترجمہ:... ہر وہ شخص جو دل سے آپ ﷺ کے ساتھ بغض رکھے تو وہ مرتد ہے، تو گستاخی کرنے والا تو بطریق اولیٰ مرتد ہوگا، پھر ہمارے احناف کے ہاں اس گستاخ رسول کو حداً قتل کیا جائے گا لہذا توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی یہ سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، فقہاء نے لکھا ہے کہ یہی اہل کوفہ اور حضرت امام مالکؒ کا مذہب ہے، اور حضرت صدیق اکبرؓ سے بھی یہی مذہب منقول ہے۔

۲) علامہ شوکانیؒ کا فرمان:

علامہ شوکانی ؒ" نیل الاوطار " میں امام ابو بکر فارسیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ونقل ابو بكر الفا رسى احد ائمة اشا فعية فى "كتا ب الا جما ع " ان من سب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بما هو قذف صريح كفربا تفا ق العلما ء . فلوتا ب لم يسقط عنه القتل . لا نه حد قذفه القتل . وحد القذف لا يسقط با لتو بة "نیل الاوطار، کتاب حد شارب الخمر، باب من صرح یسب النبی ﷺ ج: ۸، ص: ۲۱۴

ترجمہ:... امام ابو بکر فارسیؒ جو ائمہ شافعیہ میں سے ہیں انھوں نے " کتاب الاجماع " میں نقل کیا ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی توہین کرے وہ تمام ائمہ کے ہاں کافر ہے، اگر وہ توبہ بھی کرلے تب بھی اس کی یہ توبہ اس سے سزائے موت کو ساقط نہیں کر سکتی، کیونکہ یہ ایک ایسی حد قذف ہے جس کی سزا قتل ہے، اور حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

۳)... علامہ ابن نجیمؒ کا قول:

علامہ ابن نجیمؒ اپنی کتاب " البحر الرائق "میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ:... پھر ہمارے احناف کے ہاں گستاخ رسول کو حداً قتل کیا جائے گا لہذا توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، فقہاء نے کہا ہے کہ اہل کوفہ اور حضرت امام مالکؒ کا مذہب ہے۔

۴)... علامہ حصکفیؒ کا قول:

علامہ حصکفیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب '' الدر المختار میں فرماتے ہیں کہ:

"ومن نقص مقام الرسلة بقوله با ن سبه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او بفعله بان بغضه بقلبه قتل حدا .كما مر التصريح به "الدر المختار، کتاب الجهاد،

ترجمہ:... جو شخص اپنے کسی قول سے مقام رسالت کی تنقیص کرے، بایں طور کہ آپ ﷺ گستاخی کرے، یا اپنے کسی فعل سے جیسے دل سے آپ ﷺ سے بغض رکھے تو اسے حداً قتل کیا جائے، جیسے کہ اس کی صراحت گزار چکی ہے۔

۵)... علامہ شامیؒ کا قول: ایک جگہ پر علامہ شامیؒ گستاخ رسول پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"فا نه يقتل حد ا يعنى ان جزآ ء ه القتل على وجه كو نه حدا . و لذا عطف عليه قو له ولا تقبل تو بته لا ن الحد لا يسقط بالتو بة "رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۱۸۔

ترجمہ:... پس اس گستاخ کو حد قتل کیا جائیگا، یعنی اس کی سزائے موت بطور حد کے ہے، اسی وجہ سے اس پر مصنف کے اس قول کا عطف کیا ہے کہ ولا تقبل توبتہ کہ اس کی توبہ مقبول نہیں ہے، کیونکہ حدود توبہ سے ساقط نہیں ہوتیں۔

۶)... امام حصکفی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا فرمان:

"كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكا فر بسب نبی من الانبياء .فا نه يقتل حدا و لا تقبل تو بته مطلقا " در مختار، ج: ۳، ص: ۳۱۸ ۔

ترجمہ:... ہر مسلمان جو مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے سوائے اس کافر کے جو انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے تو اسے حداً قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ کسی بھی صورت میں مقبول نہیں ہے۔

۷)... علامہ خیر الرملی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

"الا اذ اسب الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اووا حد ا من الا نبياء عليهم الصلوة وا لسلام فا نه يقتل حد ا " فتاوی خیریہ، ج: ۱، ص: ۱۰۲۔

ترجمہ:... ہاں جب حضور ﷺ یا باقی انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے تو اسے حداً قتل کیا جائے گا۔

۸)... صاحب مجمع الانھر علامہ شیخ زادہ ؒ کا فرمان:

"وا ما اذ ا سبه عليه الصلوة وا لسلا م اوو احد ا من انبياء مسلم ولو سكران فا نه يقتل حدا ،ولا توبة له اصلا" مجمع الانھر، کتاب السیر، فصل فی بیان احکام الجزیۃ، ج: ۴، ص: ۳۶۵

ترجمہ:... اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ یا باقی انبیاء کرامؑ میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگر چہ حالت نشہ میں کیوں نہ ہو تو اسے حداً قتل کیا جائیگا، اور کسی بھی صورت میں اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

۹)... علامہ محمد بن فراموز ملا خسرہ ؒ کا فرمان:

" قلنا اذا شتمه سكران لا يعفى ويقتل ايضا حدا ، وهذا مذهب ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه وا لا ما م الا عظم والثورى واهل الكوفة وا لمشهور من مذهب مالك واصحابه " دُرر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الجهاد، ماتسقط بہ الجزیۃ، ج: ۳، ص: ۴۰۸

ترجمہ:... ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نشے کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی گستاخی کرے گا اسے معافی نہیں ملے گی بلکہ اسے بھی حداً قتل کیا جائیگا، (جس طرح کہ حالت نشہ میں نہ ہونے کی صورت میں گستاخی کرنے والے کو حداً قتل کیا جاتا ہے) اور یہی حضرت صدیق اکبرؓ کا مذہب ہے، امام اعظمؒ، حضرت ثوریؒ اور اہل کوفہ سے بھی یہی مذہب منقول ہے، اور حضرت امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا مشہور مذہب بھی یہی ہے۔

۱۰) علامہ ابن عابدین شامی ؒ کا تیسرا قول:

فهو كا فر يجب قتله با تفا ق الا مة ولا تقبل توبته واسلامه فى اسقا ط القتل سواء تاب بعد القدرة عليه وا شها دة على قوله اوجاء تا ئبا من قبل نفسه لا نه حد وجب ولا تسقطه التوبته كسائر الحدود، تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ، کتاب الشرکۃ، باب الردۃ والتعزیر: ۲، ص: ۱۸۸

ترجمہ:... توہین رسالت کا مرتکب کافر ہے اور باتفاق امت اس کو قتل کرنا واجب ہے اور اس سے سزائے موت کے ساقط کرنے کے لئے اس کی توبہ کرنے اور اسلام قبول کرنے کا کوئی اعتبار نہیں، برابر ہے کہ گرفتاری کے بعد اور اس کے خلاف گواہیاں ہونے کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تائب ہو کر آجائے کیونکہ اس کی یہ سزائے موت بطور حد کے ہے جو توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی، جس کہ باقی حدود توبہ سے ساقط نہیں ہوتے۔

۱۱)... علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"وقد استد ل بقصة ابن خطل طا ئفة من الفقها ء على ان من سب البنى صلى الله تعا لیٰ علیه وسلم من المسلمین یقتل وان اسلم حد ا" الصا ر م المسلو ل ، ص : ۱۰۸ ۔

تر جمہ :... فقہاء کر ام کی ایک جما عت نے ابن خطل کے قصے سے یہ استد لا ل کیا ہے کہ اگر کو ئی مسلمان تو ہین رسالت کر ے تو اسے حد ا قتل کیا جا ئیگا ، اگر چہ وہ بعد میں مسلما ن کیو ں نہ ہو جا ئے۔

مذ کو ر بالا حو ا لجات سے یہ با ت با لکل صاف ظا ہر ہو تی ہے کہ تو ہین ر سالت کے مر تکب کے لئے سز ائے موت بطو ر حد کے ہے ، لہٰذا اگر کوئی گستاخ تو بہ کر بھی لے تب بھی اس کے تو بہ کر نے کی وجہ سے اس کی سزئے موت ختم نہیں ہو سکتی کیو نکہ حدود تو بہ سے معاف نہیں ہو تیں اور یہی محققین احناف کا مذ ہب ہے ، چنا نچہ اس بات کو بیان کر تے ہو ئے جا معہ دار لعلوم کر اچی کے استا ذ الحد یث و نا ئب مفتی استا ذ ی المکرم حضرت مو لانا مفتی محمو د اشر ف عثانی دامت بر کا تھم فر ما تے ہیں کہ :

یہ با ت بھی خو ب ثا بت ہو گئی کہ ایسا بد گر اپنی بد گو ئی اور اپنے کفر سے صحیح تو بہ کر لے تب بھی اکثر علماء فقہاء اور محد ثین کے نزدیک اس کا اسلام تو قبو ل ہو جا ئے گا مگر بد گو ئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت لگا نے کی وجہ سے اس کی سز ائے قتل ہر گز معاف نہ ہو گی ، اسلا م لا نے کے با و جو د بطو ر حد کے قتل کیا جا ئے گا (جیسا کہ عام انسا نوں کو لگا ئی جا نے والی تہمت پر قذف کہ وہ بھی تو بہ سے معاف نہیں ہو تی ،) احناف کے اکثر جلیل القد ر علماء کا یہی مذ ہب ہے۔

(اسلام و مسلما ن اور رشدی سلمان ص : ۸۹)